کیا جادو کرنے یا کروانے والا کافر ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9067

تاریخ اجراء: 24صفر المظفر1446ھ /30اگست2024ء

دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں جادو کرنے اور کروانے والا کیا مطلقاً کافر ہے؟یعنی اگر کسی کے بارے میں علم ہو جائے کہ وہ جادو کرتا یا کرواتا ہے، تو کیا ہم اسے کافر کہہ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جادو ایک حقیقت ہے، قرآن وحدیث کی واضح نُصوص اس پر دلالت کرتی ہیں۔اس کے متعلق حکمِ شرعی یہ ہے کہ جادو سیکھنا، سکھانا، کرنا اور کروانا، چند ایک صورتوں میں کفر ہے، ہر صورت میں کفر نہیں، لہٰذا ہر جادو کرنے یا کروانے والے کو مطلقاً کافر نہیں کہہ سکتے، ہاں یہ ضرور ہے کہ جب اس میں کفریہ اقوال واعمال نہ ہوں، تو یہ ایک سفلی، مذموم اور ناجائز وحرام کام ہے اور اگر کفریہ اقوال وافعال پر مشتمل ہو، (جیساکہ بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے) تو ایسی صورت میں کفر ہے اور کئی صورتوں میں اس کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو جائے گا۔

جادو کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَیْمٰنَ وَ مَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ وَ مَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى یَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اور یہ سلیمان کے عہدِ حکومت میں اس جادو کے پیچھے پڑ گئے جو شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہ کیا، بلکہ شیطان کافر ہوئے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اور (یہ تو اس جادو کے پیچھے بھی پڑ گئے تھے) جو بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت وماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو صرف (لوگوں کا) امتحان ہیں تو (اے لوگو! تم) اپنا ایمان ضائع نہ کرو۔ (القرآن الکریم، پارہ1، سورۃ البقرہ، الآیۃ102)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفِی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 710ھ /1310ء) لکھتے ہیں: ”من تعلمه منهم وعمل به كان كافرا إن كان فيه رد ما لزم في شرط الايمان ومن تجنبه أو تعلمه لا ليعمل به ولكن ليتوقاه ولئلا يغتر به كان مؤمنا قال الشيخ ابو منصور الماتريدی رحمه اللہ القول بأن السحر على الاطلاق كفر خطأ بل يجب البحث عن حقيقته فإن كان في ذلك رد ما لزم في شرط الايمان فهو كفر وإلا فلا ثم السحر الذي هو كفر يقتل عليه الذكور لا الاناث وما ليس بكفر وفيه إهلاك النفس ففيه حكم قطاع الطريق ويستوي فيه المذكر والمؤنث وتقبل توبته إذا تاب“ ترجمہ: جو جادو گروں سے یہ علم سیکھے اور اس پر عمل کرے، اگر اس میں ایمان کی شرطِ لازم کا رَدّ و انکار پایا جائے، تو وہ کافر ہے اور جو سیکھنے سے بچے یا اس پر عمل کرنے کے لیے نہ سیکھے، بلکہ اس لیے سیکھے تاکہ اس سے بچ سکے اور اس سے دھوکا نہ کھائے، (اور اس میں کفر بھی نہ ہو) تو ایسا شخص مومن ہے، امام ابو منصور ماتریدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: جادو کو مطلقاً کفر کہنا خطا ہے، بلکہ اس کی حقیقت کے متعلق بحث واجب ہے، اگر اس میں ایسی بات کا رد و انکار پایا جائے جو ایمان کی شرطِ لازم ہے، تو کفر ہے، ورنہ نہیں، پھر وہ جادو جو کفر ہے اس میں مرد کو قتل کیا جائے گا، عورت کو نہیں اور جو کفر نہیں، مگر اس میں لوگوں کی ہلاکت و نقصان پایا جاتا ہے، تو اس کا حکم ڈاکوؤں والا ہے، اس (حکمِ قتل میں) مرد و عورت برابر ہیں اور اگر یہ عمل کرنے والا توبہ کرے، تو اس کی توبہ قبول ہے۔ (تفسیر نسفی، جلد 1، صفحہ 116، مطبوعہ دار الکلم الطیب، بیروت)

اسی آیت کے تحت صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ / 1947ء) لکھتے ہیں: ”سلیمان نے کفر نہ کیا“ کیونکہ وہ نبی ہیں اور انبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں، ان کی طرف سحر کی نسبت باطل و غلط ہے، کیونکہ سحر کا کفریات سے خالی ہونا نادر ہے۔ ”اپنا ایمان ضائع نہ کرو“ یعنی جادو سیکھ کر اور اس پر عمل و اعتقاد کرکے اور اس کو مباح جان کر کافر نہ بن۔ یہ جادو فرماں بردار و نافرمان کے درمیان امتیاز و آزمائش کے لئے نازل ہوا، جو اس کو سیکھ کر اس پر عمل کرے، کافر ہو جائے گا، بشرطیکہ اس جادو میں منافیٔ ایمان کلمات و افعال ہوں، جو اس سے بچے، نہ سیکھے یا سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اس کے کفریات کا معتقد نہ ہو، وہ مومن رہے گا۔ یہی امام ابو منصور ماتریدی کا قول ہے۔“ (خزائن العرفان، صفحہ 35، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صحیح بخاری شریف میں ہے: ”أن رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم قال: اجتنبوا الموبقات: الشرك بالله، والسحر“ ترجمہ: نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو۔ (وہ

چیزیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور جادو ہے۔ (صحیح البخاری، باب الشرک والسحر، جلد2، صفحہ380، مطبوعہ لاھور)

مذکورہ بالا حدیث پاک کے تحت علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1014ھ / 1605ء) لکھتے ہیں: ”واعلم أن للسحر حقيقة عند عامة العلماء... ثم ظاهر عطف السحر على الشرك أنه ليس بكفر، وقد كثر اختلاف العلماء في ذلك، وحاصل مذهبنا أن فعله فسق، وفي الحديث: (ليس منا من سحر أو سحر له) ويحرم تعلمه... ولا كفر في فعله وتعلمه وتعليمه إلا إن اشتمل على عبادة مخلوق، أو تعظيمه كما يعظم اللہ سبحانه، أو اعتقاد أن له تأثيرا بذاته، أو أنه مباح بجميع أنواعه“ ترجمہ: جان لو! اکثر علماء کے نزدیک جادو کی حقیقت ہے، پھر حدیث پاک میں لفظ ”سحر“ کے ”شرک“ پر عطف سے ظاہر یہی ہے کہ یہ کفر نہیں ہے (کیونکہ یہاں کبیرہ گناہوں کا بیان ہے) اور علماء کا اس (کفر ہونے) میں اختلاف ہے، ہمارے مذہبِ احناف کا حاصل یہ ہے کہ (فی نفسہٖ) یہ گناہ ہے۔ حدیث مبارک میں ہے: ”جو جادو کرے یا جس کے لیے کیا جائے وہ ہم سے نہیں۔“ اور اس کا سیکھنا حرام ہے، اس کا کرنا، سیکھنا اور سکھانا اسی صورت میں کفر ہے جب یہ کسی مخلوق کی عبادت یا ایسی تعظیم پر مشتمل ہو جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے کی جاتی ہے یا اِس کو بالذات مؤثر مانا جائے یا اس کی تمام اقسام کے مباح وحلال ہونے کا اعتقاد رکھا جائے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الکبائر، جلد1، صفحہ208، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جادو کے گناہ کبیرہ ہونے کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: ”عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: الكبائر سبع، الشرك بالله، وعقوق الوالدين، والزنا، والسحر، والفرار من الزحف، وأكل الربا، وأكل مال اليتيم“ ترجمہ: نبی پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: گناہِ کبیرہ سات ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، زنا، جادو، جہاد سے بھاگنا، سود کھانا اور یتیم کا مال (ناجائز طریقے سے) کھانا۔ (الکفایہ فی معرفۃ اصول علم الروایۃ، مقدمۃ الکتاب، من ذکر الکبائر، جلد1، صفحہ273، مطبوعہ دار ابن جوزی)

مطلق جادو کے کفر نہ ہونے پر چند جید علماء وفقہائے کرام کی تصریحات ملاحظہ کیجیے۔

علامہ ابن حجر ہَیْتَمِی مکی شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 974ھ / 1567ء) لکھتے ہیں: ”ومن المكفرات أيضا السحر الذي فيه عبادة الشمس ونحوها، فإن خلا عن ذلك كان حراما لا كفراً، فهو بمجرده لا يكون كفراً ما لم ينضم إليه مكفر“ ترجمہ: کفریہ افعال میں سے ایک ”سحر“ یعنی ایسا جادو ہے جس میں

سورج وغیرہ کسی مخلوق کی عبادت ہو اور اگر یہ اس سے خالی ہو، تو یہ حرام ہے، کفر نہیں، جب تک اس میں کوئی کفریہ پہلو نہیں ہو گا، کفریات سے خالی فقط جادو کفر نہیں۔ (الاعلام بقواطع الاسلام، صفحہ 75، مطبوعہ دار التقوی، سوریا)

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ / 1836ء) لکھتے ہیں: ”عن الخانية أنه لا يكفر بمجرد عمل السحر ما لم يكن فيه اعتقاد أو عمل ما هو مكفر، ولذا نقل في (تبيين المحارم) عن الامام أبي منصور أن القول بأنه كفر على الاطلاق خطأ ويجب البحث عن حقيقته، فإن كان في ذلك رد ما لزم في شرط الايمان فهو كفر وإلا فلا اهـ، والظاهر أن ما نقله في الفتح عن أصحابنا مبني على أن السحر لا يكون إلا إذا تضمن كفرا“ ترجمہ: خانیہ کے حوالے سے ہے کہ محض جادو کرنے والے کی تکفیر نہیں کی جائے گی، جب تک اس میں کفریہ اعتقاد یا عمل نہ ہو، اسی لئے ”تبیین المحارم“ میں امام ابو منصور علیہ الرحمۃ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جادو کو مطلقاً کفر کہنا خطا ہے، بلکہ اس کی حقیقت کے متعلق بحث واجب ہے، اگر اس میں ایسی بات کا رد و انکار پایا جائے جو ایمان کی شرط لازم ہے، تو کفر ہے، ورنہ نہیں اور ”فتح“ میں جو ہمارے اصحاب سے نقل کیا گیا ہے، اس حوالے سے ظاہر یہی ہے کہ اس بات پر مبنی ہے کہ وہی جادو کفر ہے، جو کفر کو شامل ہو۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد 6، صفحہ 367، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی طرح علامہ شامی نے ”مقدمۃ الشامی“ میں اور اپنے رسالے ”سل الحسام الھندی لنصرۃ مولانا خالد النقشبندی“ میں جادو کی انواع اور ان کے احکام کو بالتفصیل بیان کیا۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: ”اقول: یوہیں حاضرات اگر عملِ علوی سے غرضِ جائز کے لیے ہوا اور اس میں شیاطین سے استعانت نہ ہو، جائز ہے، **ہاں اگر سفلی عمل ہو یا شیاطین سے استعانت، تو ضرور حرام ہے، بلکہ قول یا فعل کفر پر مشتمل ہو تو کفر۔ ملخصاً۔**“ (فتاوی افریقہ، صفحہ 157، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد)

<u>**تنبیہ**</u>! اگرچہ اوپر قولِ محقق و مفتیٰ بہ بیان کیا گیا ہے، مگر یاد رہے علما کی ایک جماعت اسے مطلقاً کفر قرار دیتی ہے، اس لیے ایسے سفلی اور قبیح عمل کرنے والوں کو ڈر جانا چاہیے اور اپنے ایمان کی فکر کرتے ہوئے اس سے سچی توبہ کرلیں، ورنہ ایسے شدید عذابِ الٰہی کا سامنا ہو گا، جس کی تاب کسی میں نہیں۔

علامہ علی قاری حنفی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں: ”وأطلق مالك وجماعة أن الساحر كافر، وأن السحر كفر، وأن تعلمه وتعليمه كفر، وأن الساحر يقتل ولا يستتاب“

ترجمہ: امام مالک علیہ الرحمۃ اور علماء کی ایک جماعت نے جادوگر کو مطلقاً کافر قرار دیا ہے اور جادو کرنے، سیکھنے اور سکھانے کو کفر قرار دیا اور یہ کہ جادوگر کو قتل کر دیا جائے اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہو گی۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الکبائر، جلد1، صفحہ208، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

یونہی علامہ عبد العزیز پرہاروی حنفی چشتی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات:1239ھ/1824ء) نے لکھا: ”قال المحققون، منهم الامام ابو منصور ماتريدی: ليس عمل السحر على اطلاقه كفرا الا اذا كان فيه تكذيب ما وجب الايمان به فكفر والا فكبيرة، **وقال بعض العلماء كفر مطلقا**“ ترجمہ: مفہوم اوپر بیان ہو چکا۔ (النبراس، صفحہ618، مطبوعہ مکتبہ یاسین، استنبول، ترکیا)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net